آیات نمبر 72 تا 85 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کے بقیہ حالات۔ فرعون کی طرف سے جادوگروں کو سولی پر لٹکانے کی دھمکی کے جواب میں جادوگروں کا اپنے ایمان پر قائم رہنے کا مصمم ارادہ۔ بنی اسرائیل کا دریا پار کرنا اور فرعون کا اس میں غرق ہو جانا۔ موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر اپنی قوم سے پہلے پہنچنا اور اللہ کی طرف سے بنی اسرائیل کو آزمائش میں مبتلا کرنے کے واقعات

قَالُوۡا لَنۡ نُّؤۡثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الۡبَيِّنٰتِ وَ الَّذِىۡ فَطَرَنَا فَاقۡضِ مَاۤ اَنۡتَ قَاضٍ‌ؕ انہوں نے کہا کہ ہم یہ کبھی نہیں کر سکتے کہ سچائی کی جو روشن دلیلیں ہمارے سامنے آچکی ہیں اور جس ہستی نے ہمیں پیدا کیا ہے اسے چھوڑ کر تیرا حکم مان لیں، تو جو کچھ کرنا چاہتا ہے کرلے اِنَّمَا تَقۡضِىۡ هٰذِهِ الۡحَيٰوةَ الدُّنۡيَا ؕ‏ ﴿72﴾ تو زیادہ سے زیادہ اس دنیا کی زندگی کا فیصلہ کر سکتا ہے اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَـغۡفِرَ لَـنَا خَطٰيٰنَا وَمَاۤ اَكۡرَهۡتَنَا عَلَيۡهِ مِنَ السِّحۡرِ‌ؕ بلاشبہ ہم اپنے رب پر ایمان لاچکے ہیں تاکہ وہ ہماری خطائیں معاف کردے اور اس جادو کو بھی معاف کردے جس کا ارتکاب تو نے ہم سے زبردستی کرایا ہے وَاللّٰهُ خَيۡرٌ وَّاَبۡقٰى‏ ﴿73﴾ اللہ ہی سب سے بہتر ہے اور وہی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اِنَّهٗ مَنۡ يَّاۡتِ رَبَّهٗ مُجۡرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ‌ؕ لَا يَمُوۡتُ فِيۡهَا وَلَا يَحۡيٰى‏ ﴿74﴾ بلاشبہ جو شخص اپنے رب کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہو گا تو اس کے لئے جہنم ہے، اس جہنم میں نہ وہ مر سکے گا اور نہ زندہ رہ سکے گا وَمَنۡ يَّاۡتِهٖ مُؤۡمِنًا قَدۡ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓـئِكَ

لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ اور جو شخص اس کے حضور میں مومن کی حیثیت سے حاضر ہو گا اور اس نے نیک عمل بھی کئے ہوں گے تو ایسے لوگوں کے لئے بڑے بلند درجات ہوں گے جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وہ دائمی باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿۷۶﴾ یہ صلہ ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنا دامن آلائشوں سے پاک رکھا

رکوع [۳]

وَ لَقَدْ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى ۙ۵ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ﴿۷۷﴾ اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات یہاں سے نکال کر لے جاؤ اور ان کے گزرنے کے لئے عصا کی ضرب سے سمندر میں خشک راستہ بنالینا، نہ تمہیں تعاقب کا اندیشہ ہو گا اور نہ غرق ہونے کا ڈر فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ﴿۷۸﴾ پھر فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ بنی اسرائیل کا تعاقب کیا، پس سمندر کے پانی نے فرعون اور اس کے لشکر کو چاروں طرف سے مکمل طور پر ڈھانپ لیا وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿۷۹﴾ فرعون نے اپنی قوم کو ہمیشہ گمراہ ہی کیا تھا، انہیں کبھی سیدھا راستہ نہ دکھایا يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ﴿۸۰﴾ اے بنی اسرائیل! ہم نے تمہیں تمہارے دشمن فرعون سے نجات عطا کی اور کوہ طور کی دائیں جانب

تمہاری حاضری کا وقت مقرر کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا كُلُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ وَ لَا تَطۡغَوۡا فِيۡهِ فَيَحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبِىۡ‌ۚ جو پاکیزہ رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس معاملہ میں حد سے تجاوز نہ کرو ورنہ تم پر ہمارا غضب نازل ہو جائے گا وَمَنۡ يَّحۡلِلۡ عَلَيۡهِ غَضَبِىۡ فَقَدۡ هَوٰى ﴿۸۱﴾ اور جس پر ہمارا غضب نازل ہو گیا تو سمجھ لو کہ وہ ہلاک و برباد ہو گیا وَاِنِّىۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰى ﴿۸۲﴾ بلاشبہ میں اس شخص کے لئے بڑی بخشش کرنے والا ہوں جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک اعمال کئے پھر راہ راست پر قائم رہا وَمَاۤ اَعۡجَلَكَ عَنۡ قَوۡمِكَ يٰمُوۡسٰى ﴿۸۳﴾ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ان کی قوم کے کچھ لوگوں کو کوہ طور پر طلب کیا تھا لیکن موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے پہلے ہی پہنچ گئے سو اللہ نے ان سے فرمایا کہ اے موسیٰ! کیا سبب ہوا کہ تم اپنی قوم کے ساتھ آنے کے بجائے ان سے پہلے کوہ طور پر آ گئے؟ قَالَ هُمۡ اُولَاۤءِ عَلٰٓى اَثَرِىۡ وَعَجِلۡتُ اِلَيۡكَ رَبِّ لِتَرۡضٰى ﴿۸۴﴾ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ لوگ میرے پیچھے آ رہے ہیں، میں نے تو تیرے پاس آنے میں جلدی اس لئے کی تاکہ تیری خوشنودی حاصل کر سکوں قَالَ فَاِنَّا قَدۡ فَتَنَّا قَوۡمَكَ مِنۡۢ بَعۡدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ﴿۸۵﴾ اللہ نے فرمایا کہ ہم نے تیرے بعد تیری قوم کو ایک آزمائش میں مبتلا کر دیا اور سامری نے انہیں گمراہ کر دیا ہے

آیات نمبر 86 تا 98 میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سرگزشت کے بقایا واقعات۔ موسیٰ علیہ السلام کی کوہ طور سے واپسی۔ سامری جادوگر کا سونے کے زیورات سے ایک بچھڑا بنانا اور بنی اسرائیل کا اس کی پرستش کرنا، موسیٰ علیہ السلام کا سخت ناراضگی کا اظہار کرنے کے واقعات۔

فَرَجَعَ مُوۡسٰۤى اِلٰى قَوۡمِهٖ غَضۡبَانَ اَسِفًا ۚ پس موسیٰ علیہ السلام سخت غصے اور رنج کی حالت میں اپنی قوم کی طرف واپس آئے قَالَ يٰقَوۡمِ اَلَمۡ يَعِدۡكُمۡ رَبُّكُمۡ وَعۡدًا حَسَنًا ؕ اور کہا کہ اے میری قوم کے لوگو! کیا تمہارے رب نے تم سے ایک بڑی بھلائی کا وعدہ نہیں کیا تھا؟ اَفَطَالَ عَلَيۡكُمُ الۡعَهۡدُ اَمۡ اَرَدتُّمۡ اَنۡ يَّحِلَّ عَلَيۡكُمۡ غَضَبٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ فَاَخۡلَفۡتُمۡ مَّوۡعِدِىۡ ﴿۸۶﴾ کیا اس وعدہ کے بارے میں تم پر کوئی بہت بڑا عرصہ گزر گیا تھا یا تم چاہتے ہو کہ تم پر تمہارے رب کا غضب نازل ہو جائے کہ تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کر ڈالی قَالُوۡا مَاۤ اَخۡلَفۡنَا مَوۡعِدَكَ بِمَلۡكِنَا وَلٰـكِنَّا حُمِّلۡنَاۤ اَوۡزَارًا مِّنۡ زِيۡنَةِ الۡقَوۡمِ فَقَذَفۡنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلۡقَى السَّامِرِىُّ ۙ ﴿۸۷﴾ قوم کے لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے تم سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی اپنی خوشی سے نہیں کی لیکن معاملہ یہ ہوا کہ قبطی قوم کے زیورات کا جو بوجھ ہم پر لدا ہوا تھا وہ ہم نے آگ میں ڈال دیا اور اس کے بعد سامری نے بھی جو کچھ اس کے پاس تھا آگ میں ڈال دیا فَاَخۡرَجَ لَهُمۡ عِجۡلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوۡا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمۡ وَاِلٰهُ مُوۡسٰى ۙ فَنَسِىَ ؕ ﴿۸۸﴾ پھر سامری نے اس سے لوگوں کے لئے ایک بچھڑے کا مجسمہ بنا لیا جس میں سے گائے کی سی آواز نکلتی تھی، اسے دیکھ کر لوگ کہنے لگے کہ یہی تو تمہارا اور موسیٰ کا معبود ہے لیکن موسیٰ بھول گیا ہے اَفَلَا يَرَوۡنَ اَلَّا يَرۡجِعُ اِلَيۡهِمۡ قَوۡلًا ۙ وَّلَا

يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ ان گمراہ لوگوں نے یہ بھی نہ دیکھا کہ وہ بچھڑے کا مجسمہ نہ تو ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے اور نہ ان کے لئے کسی نفع و نقصان کا اختیار رکھتا ہے

رکوع [۴]

وَ لَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ بلاشبہ ہارون علیہ السلام نے موسیٰ کی واپسی سے پہلے ہی بنی اسرائیل سے کہہ دیا تھا کہ اے میری قوم! تم اس بچھڑے کے ذریعہ آزمائش میں مبتلا کئے گئے ہو وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَ اَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿۹۰﴾ بے شک تمہارا حقیقی رب تو رحمٰن ہی ہے پس تم میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿۹۱﴾ مگر ان کی قوم نے جواب دیا کہ جب تک موسیٰ ہمارے پاس واپس نہ آجائے ہم تو اس ہی کی پرستش کرتے رہیں گے قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ﴿۹۲﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿۹۳﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے ہارون! جب تم نے دیکھا کہ یہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں تو میرے طریقہ کی پیروی کرنے سے تمہیں کس بات نے روکا؟ کیا تم نے میرے حکم کی خلاف ورزی کی ہے؟ قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَ لَا بِرَاْسِيْ ۚ ہارون علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی اور سر کے بال نہ پکڑ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿۹۴﴾ مجھے تو اس بات کا خوف تھا کہ تو واپس آکر کہیں یہ نہ کہے کہ اے ہارون! تو نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈلوا دی اور میرے حکم کا انتظار تک نہ کیا قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿۹۵﴾ پھر موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ اے سامری! تیرا کیا معاملہ ہے؟ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً

مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ﴿۹۶﴾ سامری نے جواب دیا کہ میں نے وہ کچھ دیکھا ہے جو ان لوگوں نے نہیں دیکھا، پس میں نے اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتہ کے نشانِ قدم کی ایک مٹھی بھر خاک اٹھالی پھر وہی مٹی میں نے اس مجسمہ کے منہ میں ڈال دی اور اس وقت میرے نفس نے مجھے یہی کرنے کی ترغیب دی تھی سامری نے لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے ایک گائے کا مجسمہ بنایا جس کے منہ سے آواز نکلتی تھی، اس نے یہ مجسمہ اس کاریگری سے بنایا کہ جب تیز ہوا چلتی تو اس مجسمہ کے منہ سے گزرتے ہوئے آواز پیدا کرتی، جب اس نے موسیٰ علیہ السلام کو غصہ کی حالت میں دیکھا تو اپنے پاس سے ایک کہانی گھڑ لی کہ میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا اور ان کے قدم کے نیچے سے مٹی اٹھا کر اس مجسمہ پر ڈال دی تو اس میں جان پڑ گئی، بہر حال یہ بات موسیٰ علیہ السلام کا غصہ ٹھنڈا نہ کر سکی قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۠ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یہاں سے دور ہو جا، اس زندگی میں تیری یہ سزا ہے کہ تو کہتا پھرے گا کہ کوئی شخص مجھے ہاتھ نہ لگائے اور تیرے لئے عذاب قیامت کا ایک وعدہ اور بھی ہے جو تجھ پر سے کبھی نہ ٹلے گا وَ انْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا ؕ اور اب اپنے اس معبود کی طرف دیکھ جس کی تو ہر وقت پرستش کرتا تھا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا﴿۹۷﴾ ہم اسے ابھی جلا کر راکھ کر دیں گے اور پھر اسے دریا میں بہا دیں گے اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا﴿۹۸﴾ بلاشبہ تمہارا معبود حقیقی صرف اللہ ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔

آیات نمبر 99 تا 114 میں منکرین کو انتباہ کہ جو لوگ قرآن کی تکذیب کریں گے وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ پہاڑوں کے بارے میں ایک سوال کا جواب۔ اللہ ہر چیز سے باخبر ہے اور روز قیامت اس کی اجازت کے بغیر کسی کو شفاعت کا اختیار نہ ہو گا۔ جس نے شرک کیا وہ نامراد ہو گا اور اہل ایمان کو بہترین اجر ملے گا۔ قرآن کو عربی زبان میں نازل کرنے کی حکمت ۔ رسول اللہ ﷺ کو وحی کو یاد کرنے کے بارے میں نصیحت اور ایک دعا کی تلقین۔

كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ مَا قَدۡ سَبَقَ ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! جس طرح ہم نے موسیٰ کا واقعہ بیان کیا اسی طرح ہم تمہیں گزشتہ واقعات کی اور خبریں بھی سناتے رہتے ہیں وَقَدۡ اٰتَيۡنٰكَ مِنۡ لَّدُنَّا ذِكۡرًا ۖ﴿۹۹﴾ اور ہم نے اپنے پاس سے تمہیں ایک نصیحت کی کتاب عطا فرمائی ہے مَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡهُ فَاِنَّهٗ يَحۡمِلُ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وِزۡرًا ۙ﴿۱۰۰﴾ جن لوگوں نے اس کتاب سے روگردانی کی وہ قیامت کے دن ایک بہت بھاری بوجھ اٹھائے ہوئے ہوں گے خٰلِدِيۡنَ فِيۡهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ حِمۡلًا ۙ﴿۱۰۱﴾ وہ لوگ ہمیشہ اسی حال میں رہیں گے اور کیا ہی برا بوجھ ہے جو یہ لوگ قیامت کے دن اٹھائے ہوئے ہوں گے يَّوۡمَ يُنۡفَخُ فِى الصُّوۡرِ وَنَحۡشُرُ الۡمُجۡرِمِيۡنَ يَوۡمَئِذٍ زُرۡقًا ۖ﴿۱۰۲﴾ یہ قیامت کا دن وہ ہو گا جب صور پھونکا جائے گا اور ہم مجرموں کو اس حال میں جمع کریں گے کہ خوف کی وجہ سے ان کی آنکھیں نیلی ہو جائیں گی يَّتَخَافَتُوۡنَ بَيۡنَهُمۡ اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا عَشۡرًا ﴿۱۰۳﴾ وہ آپس میں چپکے چپکے کہیں گے کہ تم دنیا میں زیادہ سے زیادہ دس دن رہے ہو نَحۡنُ

اَعۡلَمُ بِمَا يَقُوۡلُوۡنَ اِذۡ يَقُوۡلُ اَمۡثَلُهُمۡ طَرِيۡقَةً اِنۡ لَّبِثۡتُمۡ اِلَّا يَوۡمًا ﴿۱۰۴﴾ جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اس کی اصل حقیقت ہم جانتے ہیں، اور ان میں سے سب سے زیادہ بہتر اندازہ لگانے والا شخص کہے گا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم ایک دن سے زیادہ نہیں رہے ہو

رکوع [۵]

وَ يَسۡـَٔلُوۡنَكَ عَنِ الۡجِبَالِ فَقُلۡ يَنۡسِفُهَا رَبِّىۡ نَسۡفًا ﴿۱۰۵﴾ اور اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم)! لوگ آپ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، سو آپ کہہ دیجئے کہ قیامت کے روز میرا رب ان پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اڑادے گا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفۡصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيۡهَا عِوَجًا وَّلَاۤ اَمۡتًا ﴿۱۰۷﴾ اور زمین کو ایک ایسا ہموار میدان بنادے گا جہاں نہ تمہیں کوئی موڑ نظر آئے گا اور نہ کوئی نشیب و فراز يَوۡمَئِذٍ يَّتَّبِعُوۡنَ الدَّاعِىَ لَا عِوَجَ لَهٗ‌ۚ اس دن سب لوگ بغیر کسی حیل و حجت کے ایک پکارنے والے کے پیچھے چل پڑیں گے وَخَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ فَلَا تَسۡمَعُ اِلَّا هَمۡسًا ﴿۱۰۸﴾ اور تمام آوازیں رحمٰن کے سامنے پست ہو جائیں گی اور تم ہلکی سی آہٹ کے سوا کچھ نہ سنو گے يَوۡمَئِذٍ لَّا تَنۡفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنۡ اَذِنَ لَهُ الرَّحۡمٰنُ وَرَضِىَ لَهٗ قَوۡلًا ﴿۱۰۹﴾ اس دن کسی کی سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی سوائے جسے رحمٰن نے اجازت دی ہو اور وہ اس کی بات سننا پسند کرے يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِهٖ عِلۡمًا ﴿۱۱۰﴾ وہ لوگوں کے آگے اور پیچھے اور ان کے ماضی و مستقبل ہر چیز سے باخبر ہے اور لوگ اپنے علم سے اس کے علم کا احاطہ نہیں کرسکتے وَعَنَتِ الۡوُجُوۡهُ لِلۡحَىِّ

الۡقَيُّوۡمِ ؕ اور اس دن تمام چہرے اس اللہ کے حضور جھک جائیں گے جو ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے وَقَدۡ خَابَ مَنۡ حَمَلَ ظُلۡمًا ﴿۱۱۱﴾ اور جس شخص نے ظلم کا بوجھ اٹھایا یعنی کفر کا مرتکب ہوا وہ نامراد رہے گا وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلۡمًا وَّلَا هَضۡمًا ﴿۱۱۲﴾ اور جس کسی نے نیک عمل کئے ہوں گے بشرطیکہ وہ صاحب ایمان بھی ہو تو اسے نہ کسی بے انصافی کا اندیشہ ہو گا نہ کسی طرح کی حق تلفی کا ڈر ہو گا وَكَذٰلِكَ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا عَرَبِيًّا وَّصَرَّفۡنَا فِيۡهِ مِنَ الۡوَعِيۡدِ لَعَلَّهُمۡ يَتَّقُوۡنَ اَوۡ يُحۡدِثُ لَهُمۡ ذِكۡرًا ﴿۱۱۳﴾ اسی طرح ہم نے اس تمام قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے اور اس میں ہم نے اپنے عذاب کا طرح طرح سے تذکرہ کیا ہے تاکہ لوگ پرہیزگاری اختیار کریں یا اس کے ذریعہ ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ پس جان لو کہ اللہ نہایت بلند شان والا ہے اور وہی بادشاہ حقیقی ہے وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يُّقۡضٰٓى اِلَيۡكَ وَحۡيُهٗ ۖ وَقُلۡ رَّبِّ زِدۡنِىۡ عِلۡمًا ﴿۱۱۴﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ)! جب آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے تو اس کے مکمل ہونے تک قرآن پڑھنے میں جلدی نہ کیا کیجئے اور دعا کیجئے کہ اے میرے رب! میرے علم میں مزید اضافہ فرما دے

آیت نمبر 115

آیات نمبر 115 تا 127 میں مختصر طور پر آدم و ابلیس کے واقعہ کی یاد دہانی اور اولاد آدم کو نصیحت کہ جو اللہ کی ہدایت کی پیروی کرے گا وہ گمراہ نہ ہوگا۔ روز قیامت منکرین کو اندھا کر کے اٹھایا جائے گا کیونکہ انہوں نے اس دنیا میں اللہ کی آیات کو نظر انداز کر دیا تھا۔

وَ لَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ اور اس سے پہلے ہم نے آدم سے ایک عہد لیا تھا مگر وہ بھول گیا لیکن ہم نے اس میں نافرمانی کا ارادہ نہ پایا آدم علیہ السلام سے جو غلطی ہوئی وہ قصداً نہ تھی محض غفلت تھی رکوع [۷] وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اسے سجدہ کیا، اس نے حکم ماننے سے انکار کیا فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ پھر ہم نے کہا کہ اے آدم! بلاشبہ یہ ابلیس تمہارا اور تمہاری بیوی کا دشمن ہے سو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں جنت سے باہر نکلوا دے اور تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَ لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ یہاں جنت میں تمہیں یہ آسائش ہوگی کہ نہ کبھی بھوکے رہو گے اور نہ کبھی برہنہ وَ اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَ لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ یہاں نہ کبھی پیاس ستائے گی اور نہ کبھی دھوپ کی تکلیف محسوس ہوگی فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ پھر شیطان نے آدم کے دل

میں وسوسہ ڈالا اور کہنے لگا کہ اے آدم! کیا میں ایسا درخت بتاؤں کہ جسے کھا کر تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہنے والے بن جاؤ اور ایسی بادشاہت حاصل ہو جائے جسے کبھی زوال نہ ہو

فَاَكَلَا مِنۡهَا فَبَدَتۡ لَهُمَا سَوۡاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا يَخۡصِفٰنِ عَلَيۡهِمَا مِنۡ وَّرَقِ الۡجَنَّةِ‌ وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾

آخر ان دونوں نے اس درخت میں سے کھا لیا تو ان دونوں کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے پھر وہ دونوں اپنا بدن ڈھانپنے کے لئے جنت کے پتے اپنے جسم پر چپکانے لگے، آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور راہ راست سے بھٹک گئے

ثُمَّ اجۡتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيۡهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾

پھر اس کے رب نے اسے برگزیدہ کیا، اس کی توبہ قبول کی اور اسے ہدایت بخشی

قَالَ اهۡبِطَا مِنۡهَا جَمِيۡعًاۢ بَعۡضُكُمۡ لِبَعۡضٍ عَدُوٌّ‌ ۚ

اللہ نے فرمایا کہ تم سب کے سب یہاں سے اتر جاؤ، تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے

فَاِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ مِّنِّىۡ هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشۡقٰى ﴿۱۲۳﴾

پھر اب اگر میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے تو جو کوئی اس ہدایت کی پیروی کرے گا تو نہ وہ دنیا میں گمراہ ہو گا اور نہ آخرت میں کسی تکلیف میں مبتلا ہو گا

وَمَنۡ اَعۡرَضَ عَنۡ ذِكۡرِىۡ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيۡشَةً ضَنۡكًا وَّنَحۡشُرُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ اَعۡمٰى ﴿۱۲۴﴾

اور جو کوئی ہماری نصیحت سے اعراض کرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگی میں گزرے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے دنیا کی ہر چیز موجود ہونے کے باوجود ذہنی سکون میسر نہیں ہوتا

قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرۡتَنِىۡۤ

اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾ وہ کہے گا کہ اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا حالانکہ میں تو دنیا میں آنکھوں والا تھا؟ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾ اللہ فرمائے گا کہ جس طرح دنیا میں ہماری آیات تیرے پاس آئی تھیں اور تو نے انہیں نظر انداز کر دیا تھا اسی طرح آج تجھے بھی نظر انداز کر دیا جائے گا وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ ہم ایسا ہی بدلہ ہر اس شخص کو دیں گے جو حد سے گزر جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾ اور بیشک آخرت کا عذاب نہایت ہی سخت اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے

آیات نمبر 128 تا 135 میں منکرین کی بد بختی پر افسوس کہ ہلاک شدہ قوموں کے کھنڈرات دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ اور اہل ایمان کو صبر اور نماز کی تلقین۔ دنیا کے مال و دولت کی بے ثباتی کا ذکر اور تلقین کہ بہترین اور ہمیشہ رہنے والا رزق تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ منکرین کے معجزہ طلب کرنے کا جواب کہ قرآن خود ایک معجزہ ہے جو اسی لئے بھیجا گیا ہے کہ کوئی حجت باقی نہ رہے

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ پھر کیا ان لوگوں کو اس بات سے بھی ہدایت حاصل نہ ہوئی کہ ان سے پہلے ہم کتنی ہی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کی برباد شدہ بستیوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں کفار مکہ ان بستیوں کے کھنڈرات کے پاس سے گزرتے تھے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ بے شک اس میں اہل عقل کے لئے بڑی نشانیاں ہیں وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ایک بات طے نہ کر دی گئی ہوتی اور مہلت کی ایک مدت مقرر نہ کی جا چکی ہوتی تو ابھی ان پر عذاب نازل ہو جاتا فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ پس اے پیغمبر (ﷺ)! یہ کافر جو کچھ کہتے ہیں آپ اس پر صبر کیجئے اور سورج نکلنے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح بیان کیجئے وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ اور اسی طرح رات کے

کچھ حصہ میں اور دن کے درمیانی حصہ میں بھی تسبیح بیان کیجئے تاکہ آپ کو خوشی حاصل ہو اس آیت میں تمام نمازوں کے اوقات متعین کر دیئے گئے ہیں وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيۡنَيۡكَ اِلٰى مَا مَتَّعۡنَا بِهٖۤ اَزۡوَاجًا مِّنۡهُمۡ زَهۡرَةَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ لِنَفۡتِنَهُمۡ فِيۡهِ ‌ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! دنیا کی زندگی میں مختلف قسم کے لوگوں کو زیب و آرائش کی جو چیزیں ہم نے عارضی طور پر دے رکھی ہیں، آپ ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں، یہ تو ہم نے ان کی آزمائش کے لئے انہیں دی ہیں وَ رِزۡقُ رَبِّكَ خَيۡرٌ وَّ اَبۡقٰى ﴿۱۳۱﴾ آپ کے رب کا رزق اس سے بہت زیادہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے وَ اۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا ‌ؕ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے اور خود بھی نماز کی پابندی کیجئے لَا نَسۡـئَلُكَ رِزۡقًا ‌ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ ‌ؕ وَ الۡعَاقِبَةُ لِلتَّقۡوٰى ﴿۱۳۲﴾ ہم آپ سے رزق طلب نہیں کرتے بلکہ ہم آپ کو رزق دیتے ہیں اور بالآخر بہتر انجام تو پرہیزگاری ہی کا ہے وَ قَالُوۡا لَوۡ لَا يَاۡتِيۡنَا بِاٰيَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ ‌ؕ اور کفار کہتے ہیں کہ یہ رسول ہمارے پاس اپنے رب کی طرف سے کوئی معجزہ بطور نشانی کیوں نہیں لے کر آتا؟ اَوَلَمۡ تَاۡتِهِمۡ بَيِّنَةُ مَا فِى الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰى ﴿۱۳۳﴾ تو کیا ان کے پاس پچھلے صحیفوں کے مضامین کا مصداق قرآن کی شکل میں نہیں آپہنچا؟ وَلَوۡ اَنَّاۤ اَهۡلَكۡنٰهُمۡ بِعَذَابٍ مِّنۡ قَبۡلِهٖ لَقَالُوۡا رَبَّنَا لَوۡ لَاۤ اَرۡسَلۡتَ اِلَـيۡنَا رَسُوۡلًا فَنَـتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّذِلَّ وَ نَخۡزٰى ﴿۱۳۴﴾ اگر ہم اس کے آنے سے پہلے ان لوگوں کو کسی عذاب سے

ہلاک کر دیتے تو پھر یہی لوگ کہتے کہ اے ہمارے رب ! تو نے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ذلیل ورسوا ہونے سے پہلے ہی ہم تیرے احکام کی پیروی اختیار کرلیتے

قُلۡ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوۡا‌ ۚ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ مَنۡ اَصۡحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِىِّ وَمَنِ اهۡتَدٰى ۝۱۳۵

آپ کہہ دیجئے کہ ہر شخص انجام کا منتظر ہے پس تم بھی انتظار کرو، تمہیں جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ سیدھی راہ پر چلنے والے کون ہیں اور بالآخر کون منزل مقصود پر پہنچا رکوع[۸]

21: سورۃ الانبیاء

ترتیبِ تلاوت	نام سورہ	مکی / مدنی	تعداد رکوع	شمار آیات	پارہ شمار	نام پارہ
21	سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء	مکی	7	112	17	اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

آیات نمبر 1 تا 10 میں قریش مکہ کو سخت الفاظ میں تنبیہ کہ حساب کا وقت نزدیک آگیا ہے لیکن ان کے دل غفلت میں مدہوش ہیں۔ مشرکین کہتے ہیں کہ ایک انسان کیسے رسول ہو سکتا ہے اور یہ کہ قرآن وحی نہیں ہے بلکہ پریشان خواب ہیں یا یہ کوئی شاعر ہے۔ اس سے پہلے بھی ہمیشہ انسانوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اِن لوگوں کے لئے یہ کتاب نازل کی گئی ہے تاکہ یہ ہدایت حاصل کر سکیں۔

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ﴿۱﴾ لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ پہنچا ہے لیکن ان کی حالت یہ ہے کہ وہ ابھی تک غفلت میں پڑے ہوئے اعراض کیے جا رہے ہیں مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ۙ﴿۲﴾ لَاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ ؕ ان لوگوں کے پاس ان کے رب کی جانب سے جب بھی کوئی نئی یاد دہانی آتی ہے تو وہ اسے اس بے پرواہی سے سنتے ہیں گویا کھیل کود میں لگے ہوئے ہیں اور ان کے دل غفلت میں مدہوش ہیں وَ اَسَرُّوا النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَ اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿۳﴾ اور یہ ظالم لوگ آپ کے خلاف

سرگوشیاں کرتے ہیں کہ یہ تو محض تمہارے ہی جیسا ایک انسان ہے پھر تم جانتے بوجھتے ہوئے اس کے پاس جادو سننے کے لئے کیوں جاتے ہو قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۫ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝۴ نبی ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ میرا رب آسمان اور زمین میں کہی جانے والی ہر بات کو جانتا ہے اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے رسول اللہ (ﷺ) نے مخالفین کی سازشوں اور سرگوشیوں کا ہمیشہ یہی جواب دیا بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚۖ وہ تو یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ قرآن وحی نہیں ہے بلکہ پریشان خوابوں کا مجموعہ ہے یا شاید اس کی اپنی خود ساختہ چیز ہے یا پھر یہ کوئی شاعر ہے فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵ پس اگر یہ واقعی رسول ہے تو اسے چاہئیے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا معجزہ لائے جیسا کہ اس سے پہلے رسول معجزات دے کر بھیجے گئے تھے مَآ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝۶ لیکن ان سے پہلے ہم نے جن بستیوں کو ہلاک کیا تھا وہ اس قسم کے معجزات کو دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائے تھے، کیا یہ ایمان لے آئیں گے ؟ وَ مَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۷ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ سے پہلے ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے، وہ سب مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے، اے مشرکین مکہ ! اگر تم لوگ یہ بات نہیں جانتے تو اہل کتاب سے پوچھ لو وَ مَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَ مَا كَانُوْا

خٰلِدِیۡنَ ﴿۸﴾ اور ہم نے ان رسولوں کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ ہی وہ دنیا میں ہمیشہ زندہ رہنے والے تھے ثُمَّ صَدَقۡنٰہُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَیۡنٰہُمۡ وَ مَنۡ نَّشَآءُ وَ اَہۡلَکۡنَا الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۹﴾ پھر ہم نے ان رسولوں سے کئے ہوئے وعدے کو سچا کر دکھایا اور ہم نے انہیں اور ان کے ساتھ جس کو چاہا عذاب سے نجات دے دی اور حد سے گزر جانے والوں کو ہلاک کر دیا لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ کِتٰبًا فِیۡہِ ذِکۡرُکُمۡ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارے لئے نصیحت اور یاد دہانی موجود ہے، پھر کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے؟ رکوع[۱]

آیات نمبر 11 تا 24 میں تنبیہ کہ اس سے پہلے بھی منکر قوموں کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور اس وقت ان کی چیخ و پکار ان کے کسی کام نہ آئی۔ یہ زمین و آسمان کسی خاص مقصد کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ ہی کی تسبیح کرتی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ معبود ہوتے تو یہ سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ تورات، انجیل اور قران گواہی دیتے ہیں کہ معبود ایک ہی ہے۔

وَ كَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً وَّ اَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿١١﴾ اور ہم نے کتنی ہی بستیاں ہلاک کر ڈالیں جن کے رہنے والے لوگ ظالم و نافرمان تھے اور ان کے بعد دوسری قوم کو پیدا کر دیا فَلَمَّآ اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ﴿١٢﴾ اور جب انہوں نے ہمارے عذاب کو آتا ہوا محسوس کیا تو کوشش کی کہ اس بستی سے بھاگ جائیں لَا تَرْكُضُوْا وَ ارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَ مَسٰكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿١٣﴾ ہم نے کہا کہ اب بھاگو مت، واپس اپنے گھروں اور اپنے سامان عیش و عشرت کی طرف پلٹ جاؤ تا کہ تم سے اس کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا سکے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿١٤﴾ وہ کہنے لگے ہائے ہماری خرابی! بے شک ہم ہی ظالم تھے فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿١٥﴾ وہ مسلسل یہی چیخ و پکار کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں خس و خاشاک اور راکھ کا ڈھیر بنا دیا وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿١٦﴾ اور ہم نے آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی

تمام چیزوں کو کھیل تماشے کے طور پر نہیں بنایا لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا
لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿١٧﴾ اگر ہمیں کوئی کھیل یعنی مشغلہ ہی بنانا
ہوتا تو ہم اپنے پاس ہی کسی چیز کو مشغلہ بناتے بشرطیکہ ہم ایسا کرنا چاہتے بَلْ
نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۭ بلکہ ہم حق سے
باطل پر پوری قوت کے ساتھ چوٹ لگاتے ہیں سو حق باطل کا سر کچل ڈالتا ہے اور اس
طرح باطل تباہ و برباد ہو جاتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿١٨﴾ اور تمہارے
لئے ہلاکت و بربادی ہے ان باتوں کی وجہ سے جو تم اللہ کی ذات کے بارے میں کہتے ہو
وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس ہی
کی ملکیت ہے وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا
يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اور جو مخلوق یعنی فرشتے اس کی بارگاہ میں حاضر ہیں وہ نہ کبھی اس
کی عبادت سے سرکشی کرتے ہیں اور نہ کبھی تھکتے ہیں يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ
لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وہ رات دن مسلسل اس کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں اور ایک
لمحہ کے لئے بھی وقفہ نہیں کرتے مشرکین کے اس خیال کی تردید کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں
اور وہ اللہ سے جو چاہیں اپنی بات منوا سکتی ہیں اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ
يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ کیا ان مشرکوں نے زمین میں سے کچھ ایسے معبود بنا لئے ہیں جو مُر
دوں کو زندہ کر کے اٹھا سکتے ہیں ؟ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ اگر
زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہوتے تو زمین و آسمان دونوں کے

نظام کبھی کے درہم برہم ہو چکے ہوتے فَسُبۡحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الۡعَرۡشِ عَمَّا يَصِفُوۡنَ﴿۲۲﴾ پس اللہ جو عرش کا مالک ہے، ان تمام باتوں سے پاک ہے جو یہ مشرک بیان کرتے ہیں لَا يُسۡـَٔلُ عَمَّا يَفۡعَلُ وَهُمۡ يُسۡـَٔلُوۡنَ﴿۲۳﴾ وہ اپنے افعال کا کسی کے سامنے جواب دہ نہیں لیکن سب اس کے سامنے جواب دہ ہیں اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں؟ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ ۚ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ تم اپنا ثبوت پیش کرو؟ هٰذَا ذِكۡرُ مَنۡ مَّعِىَ وَذِكۡرُ مَنۡ قَبۡلِىۡ ؕ یہ میری اور میرے ساتھیوں کی کتاب قرآن اور مجھ سے پہلوں کی کتابیں تورات وانجیل موجود ہیں اگر تمہیں یقین ہے تو ان میں سے کوئی ثبوت نکال کر دکھاؤ کہ اللہ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہے بَلۡ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ۙ الۡحَقَّ فَهُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ﴿۲۴﴾ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر لوگ حق بات کو نہیں سمجھتے اور حق سے اعراض کرتے ہیں

آیات نمبر 25 تا 37 میں وضاحت کہ اس سے پہلے بھی جتنے رسول بھیجے گئے سب کی تعلیم یہی تھی کہ اللہ ایک ہے۔ جنہیں یہ اللہ کی اولاد کہتے ہیں وہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ روز قیامت اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی کسی کی شفاعت نہیں کر سکتا۔ اپنے آپ کو معبود کہنے والے کا ٹھکانہ جہنم ہو گا۔ کفار کو آسمان اور زمین میں اللہ کی وحدانیت کی مختلف نشانیوں پر غور کرنے کی دعوت۔ ہر جان کو بالآخر موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ہر انسان کو دکھ اور سکھ سے آزمایا جاتا ہے

وَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ اور اے پیغمبر (ﷺ)! ہم نے آپ سے پہلے بھی جتنے رسول بھیجے ان پر یہی وحی نازل کی کہ میرے سوا کوئی اور معبود نہیں، پس میری ہی عبادت کرو وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ۙ اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن نے فرشتوں کو اولاد بنا رکھا ہے حالانکہ اس کی ذات اس تہمت سے پاک ہے، فرشتے اس کی اولاد نہیں بلکہ اس کے معزز بندے ہیں لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ یہ فرشتے اللہ کے حضور بات کرنے میں پہل نہیں کرتے وہ بس اس کے حکم ہی کی تعمیل کرتے ہیں یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا یَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی وَ هُمْ مِّنْ خَشْیَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ اللہ ان کے اگلے اور پچھلے حالات بھی جانتا ہے اور جو کچھ ان کے سامنے ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس سے بھی باخبر ہے اور وہ کسی کی بخشش کے لئے سفارش نہیں کر سکتے سوائے اس شخص کے جس کے حق میں سفارش سننے پر

اللہ راضی ہو، اور وہ تو اس کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں وَ مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْۤ
اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ اور اگر ان میں سے بھی کوئی یہ کہہ
دے کہ اللہ کے علاوہ میں بھی معبود ہوں تو ہم اس کو بھی جہنّم کی سزا دیں گے
كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِيْنَ ۝٢٩ کہ ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں
رکوع[٢] اَوَ لَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا
فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ کیا کافروں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ پہلے آسمان اور زمین باہم
ملے ہوئے تھے پھر ہم نے ان کو جدا کر دیا؟ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ
اور تمام جاندار چیزوں کو ہم نے پانی سے بنایا اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝٣٠ کیا پھر بھی یہ لوگ
ہم پر ایمان نہیں لاتے؟ [★] وَ جَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۪
وَ جَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝٣١ اور ہم نے زمین میں بھاری
پہاڑ بنا دیئے تاکہ وہ لوگوں کو لے کر ہلنے نہ لگے، اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنا
دیئے تاکہ لوگ اپنی منزل مقصود تک پہنچ سکیں وَ جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا
مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ هُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝٣٢ اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ
چھت بنا دیا مگر یہ لوگ ان نشانیوں کے باوجود برابر اعراض کر رہے ہیں وَ هُوَ
الَّذِیْ خَلَقَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ وَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ
يَّسْبَحُوْنَ ۝٣٣ اور وہ اللہ ہی ہے جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند کو
پیدا کیا، یہ سب اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں وَ مَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ

قَبۡلِكَ الۡخُلۡدَ ؕ اور اے نبی ﷺ! ہم نے آپ سے پہلے بھی کوئی ایسا انسان نہیں بنایا جو ہمیشہ زندہ رہے اَفَا۟ئِنۡ مِّتَّ فَهُمُ الۡخٰلِدُوۡنَ ﴿۳۴﴾ پھر اگر آپؐ فوت ہو گئے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ زندہ رہیں گے؟ كُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ ؕ ہر جاندار کو بالآخر موت کا مزہ چکھنا ہے وَ نَبۡلُوۡكُمۡ بِالشَّرِّ وَ الۡخَيۡرِ فِتۡنَةً ؕ وَ اِلَيۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۳۵﴾ اور ہم اچھے اور برے حالات میں ڈال کر تم سب کی آزمائش کر رہے ہیں، اور آخر کار تم سب کو ہماری ہی طرف واپس لوٹ کر آنا ہے وَ اِذَا رَاٰكَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اِنۡ يَّتَّخِذُوۡنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! یہ کافر جب بھی آپ کو کہیں دیکھتے ہیں تو آپ سے تمسخر کرنے لگتے ہیں اَهٰذَا الَّذِىۡ يَذۡكُرُ اٰلِهَتَكُمۡ ۚ اور کہتے ہیں کہ کیا یہ وہی شخص ہے جو تمہارے معبودوں کا برائی کے ساتھ ذکر کرتا ہے وَ هُمۡ بِذِكۡرِ الرَّحۡمٰنِ هُمۡ كٰفِرُوۡنَ ﴿۳۶﴾ اور ان کا اپنا حال یہ ہے کہ رحمٰن کے نام ہی سے انکار کرتے ہیں خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ فَلَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنِ ﴿۳۷﴾ جلد بازی تو انسان کی سرشت میں شامل ہے، عنقریب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھادوں گا سو تم اس کے لئے جلدی دکھانے کا مطالبہ نہ کرو۔

آیات نمبر 38 تا 47۔ کفار کہتے ہیں کہ قیامت کا وعدہ کب پورا ہو گا، سو وہ جان لیں کہ روز قیامت کوئی انہیں آگ سے نہ بچا سکے گا۔ اس سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تھا لیکن پھر اسی عذاب نے انہیں آ گھیرا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ کیا یہ غور نہیں کرتے کہ مشرکین کا دائرہ اختیار کم ہوتا جا رہا ہے۔ کفار بہروں کی مانند ہیں کہ وحی کی پکار کو نہیں سنتے۔ روز قیامت ایک رائی کے برابر عمل بھی سامنے موجود ہو گا

وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۳۸﴾ اور یہ کافر کہتے ہیں کہ اے مسلمانوں! اگر تم سچے ہو تو بتاؤ کہ یہ وعدہ کب پورا ہو گا؟ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اگر ان کافروں کو اس وقت کا علم ہوتا جب وہ جہنم کی آگ کو نہ اپنے سامنے سے روک سکیں گے اور نہ اپنے پیچھے سے اور نہ انہیں کہیں سے کوئی مدد پہنچے گی، تو یہ کبھی قیامت کے لئے جلدی نہ کرتے بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۴۰﴾ بلکہ یہ قیامت ان پر اچانک آجائے گی اور ان کے ہوش و حواس گم کر دے گی پھر نہ تو ان لوگوں میں اسے واپس کرنے کی طاقت ہو گی اور نہ ہی انہیں کوئی مہلت دی جائے گی وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۱﴾ع اے پیغمبر (ﷺ)! بے شک آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا جا چکا ہے، پھر ان مذاق اڑانے والوں کو اسی عذاب نے آ گھیرا جس کا یہ مذاق

اڑایا کرتے تھے قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے دریافت کیجئے کہ اگر رحمٰن انہیں عذاب دینا چاہے تو وہ کون ہے جو انہیں رات میں یا دن میں اس کے عذاب سے بچا سکے بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ بلکہ یہ تو اپنے رب کے ذکر ہی سے روگردانی کرنے والے ہیں اَمْ لَهُمْ اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ کیا ہمارے سوا ان کے کچھ اور بھی ایسے معبود ہیں جو ان کو ہمارے عذاب سے بچا سکتے ہیں لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ وہ تو خود اپنی مدد کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ کوئی اور ہمارے مقابلہ میں ان کا ساتھ دے سکتا ہے بَلْ مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ؕ واقعہ یہ کہ ہم نے ان سب لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو عیش عشرت کا سامان دیا پھر ایک طویل عرصہ تک وہ اسی حال میں رہے اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ لیکن کیا یہ لوگ اب اس بات کو نہیں دیکھتے کہ ہم چاروں طرف سے ان کے زیر تسلط زمین کا علاقہ گھٹاتے جا رہے ہیں، تو کیا ان حالات میں بھی یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ غالب آجائیں گے قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ بِالْوَحْيِ ۖ وَ لَا يَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا يُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اے پیغمبر (ﷺ)! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں تو تمہیں وحی کی بنا پر ہی عذاب الٰہی سے ڈرا رہا ہوں، لیکن حقیقت یہی ہے کہ جو بہرے ہیں انہیں کتنا ہی خبردار کیا جائے وہ کبھی نہیں سنتے وَ

لَئِنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَيَقُوْلُنَّ يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ﴿۴۶﴾ اور اگر آپ کے رب کے عذاب کا ذرا سا جھونکا بھی انہیں چھو جائے تو بے اختیار کہنے لگیں گے کہ ہائے ہماری بدبختی! بیشک ہم ہی گناہگار تھے وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا ؕ اور قیامت کے دن ہم صحیح تولنے والے ترازو رکھ دیں گے، سو اس دن کسی جان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ﴿۴۷﴾ اور اگر کسی شخص کا ایک رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہو گا تو ہم اسے بھی حاضر کر دیں گے، اور ہم حساب لینے کے لیے کافی ہیں۔